۱ ۔ داغنے کا بیان ۔ اس باب میں شیخ الزہراوی نے سر سے پاؤں تک تمام جملہ امراض کا علاج داغنا تجویز کیا ہے۔ ہر فصل میں ہر بیماری کے متعلق تفصیل سے بحث کرتے ہوئے شیخ نے لکھا ہے کہ پہلے دواؤں سے کام لو ۔ اگر علاج کی کوئی صورت باقی نہ رہے تو پھر داغنا ھی مناسب ہے۔ امام الجراحت شیخ الزہراوی نے داغنے کے متعدد آلات بنائے اور پھر ان کے استعمال سے متعلق بالتفصیل لکھا ۔ ان آلات کی تعداد تقریباً ۸۵ ہے۔ آج سائنس کے ترقی یافتہ عہد میں بھی ہر مرض کا آخری علاج شعاعوںRADIOTHERAPY کے ذریعہ ھی کیا جاتا ہے۔ شیخ الزہراوی نے اپنی تحقیق سے یہ بھی ثابت کیا کہ جب مرض زخم کی صورت اختیار کر لے تو پھر اس کا علاج صرف اور صرف داغنا ہے۔ مثلاً ناسور ، جذام ، بواسیر وغیرہ وغیرہ ۔

(ب) شَــق (OPERATION)

اس باب میں اعضاء اور امراض سے متعلق بحث ہے تاکہ مرض کی صحیح تشخیص ھو اور مریض کا علاج صحیح اور بروقت ھو سکے ۔ پھر اس امر کی وضاحت ہے کہ اگر ان امراض میں سے کوئی مرض زخم کی صورت اختیار کر لے تو اس کے آپریشن کا طریق کیا ھونا چاھئیے ۔ خصــوصاً سر کی جراحی ، دانت نکالنا ، ھلتے ھوئے دانتوں میں سونے یا چاندی کے تار باندھنا ۔ آج بھی دانتوں کے مختلف امراض کے علاج کے سلسلے میں چاندی کا سیال بھرا جاتا ہے۔ آنکھ کے پردے کا آپریشن ، کان اور ناک کٹے ھوئے اجزاء کا جوڑنا ، ٹانکے لگانا وغیرہ ، غیر طبعی شکل میں پیدا ھونے والے جنین کو رحم مادر سے نکالنا ، توأم بچوں کے مردہ جنین کو نکالنا ، بچوں کے فطری اعضاء اگر غیر فطری حالت میں ھوں تو ان کا کھولنا ، زائد گوشت کا آپریشن کرنا اور کاٹنا ، پتھری کو خواہ مثانہ میں ھو یا گردے میں نکالنا ، پیٹ کا آپریشن ، ورم شدہ مقامات کا آپریشن ، چھوٹی سی چھوٹی رگ میں نشتر لگانا وغیرہ ، یہ وہ کارنامے ھیں جن کے آگے عہد حاضر کی جراحت بھی عزت و احترام کے ساتھ اپنا سر خم کرتی ہے۔

شیخ الزہراوی اپنی مذکورہ تصنیف میں لکھتے ھیں کہ اگر طوالت میری اس تصنیف کے لئے غیر مناسب نہ ھوتی تو میں اس کے متعلق دقیق باتیں بیان کرتا اور دلیل و برہان سے بتاتا